بسم اللہ الرحمن الرحیم

متفرقات الرایۃ – شمارہ 626

پہلے صفحے کی سرخی

امت کی سب سے بڑی مصیبت اس کے اپنے حکمران ہیں۔ اگر یہ حکمران نہ ہوتے تو نہ یہودیوں کو امت پر دست درازی کرنے اور نہ ہی اس کے نبی ﷺ کی جائے اسرا (مسجدِ اقصی) پر غاصبانہ قبضہ کرنے کی جرات ہوتی، اور نہ ہی امریکہ، برطانیہ، بھارت، روس، چین، یورپ اور کفر کی تمام ملتوں کو اس پر دباؤ ڈالنے کا موقع ملتا۔ یہ حکمران انہی کفار کے، ان کے مفادات کے اور ان کے استعماری منصوبوں کے وفادار ہیں۔

===

صفحہ اول کے لیے

ایک ٹریلین (trillion) ڈالر چند گھنٹوں میں ڈوب گئے!

جمعرات، 5 نومبر 2026 کو وال اسٹریٹ (Wall Street) نے ڈیڑھ سال کے دوران اپنے لیے کاروبار کا بدترین دن دیکھا۔ امریکی مڈ ٹرم انتخابات کے سایہ تلے مصنوعی ذہانت کے ابھار کے حوالے سے بڑھتے ہوئے خدشات کے پیش نظر ناسڈیک (Nasdaq) انڈیکس میں 5.5 فیصد اور ایس اینڈ پی 500 (S&P 500) انڈیکس میں 4.4 فیصد کی کمی واقع ہوئی۔ اس دوران ٹیکنالوجی کی سات بڑی کمپنیوں، جنہیں "شاندار سات" (Magnificent Seven) کے نام سے جانا جاتا ہے، کو صرف ایک ہی دن میں اپنی مارکیٹ ویلیو میں ایک ٹریلین ڈالر سے زائد کا نقصان اٹھانا پڑا۔

الرایۃ: جمعرات کے دن ایک بھی فیکٹری بند نہیں ہوئی، کوئی مائیکرو چپ (chip) ضائع نہیں ہوئی، اور نہ ہی کسی ڈیٹا سینٹر (data center) میں آگ لگی۔ انویڈیا (Nvidia) کمپنی شام کے وقت بھی بالکل وہی تھی جو صبح کے وقت تھی—وہی انجینئرز، وہی مصنوعات اور وہی آرڈرز۔ اس کے باوجود، چند ہی گھنٹوں کے اندر ایک ٹریلین ڈالر سے زائد کی دولت غائب ہو گئی، جو کہ سعودیہ کی مجموعی سالانہ قومی پیداوار (GDP) کے تقریباً برابر ہے!

یہ بات اس حقیقت کی تصدیق کرتی ہے کہ سرمایہ دارانہ اسٹاک مارکیٹ ایک فرضی اور وہمی منڈی ہے۔ شیئر کی قیمت حقیقی پیداوار یا حقیقی تجارت سے مربوط نہیں ہوتی، بلکہ اس کا تعلق سٹے بازوں کی توقعات، افواہوں اور گروہی رویے سے ہوتا ہے، جو صرف اس لیے خریدتے ہیں کیونکہ دوسرے خرید رہے ہیں، اور صرف اس لیے بیچتے ہیں کیونکہ دوسرے بیچ رہے ہیں! امریکہ میں اب اسٹاکس اور بانڈز کی مجموعی مالیت پورے ملک کی سالانہ پیداوار سے چار گنا سے بھی زیادہ ہو چکی ہے۔ بنیادی شاہراہ، یعنی محنت اور اموال پر مبنی حقیقی معیشت ، وال اسٹریٹ کی کاغذی دستاویزات کے سمندر میں ایک چھوٹا سا جزیرہ بن کر رہ گئی ہے، اور جب یہ سمندر متحرک ہوتا ہے تو یہ جزیرہ غرق ہو جاتا ہے۔

اس کا خمیازہ بانیان اور ابتدائی سرمایہ کار نہیں بھگتتے، جن کی دولت خوشحالی کے دور میں کئی گنا بڑھ چکی ہوتی ہے۔ بلکہ پینشن فنڈز، چھوٹے بچت کنندگان اور عام مزدور وہ لوگ ہیں جن کی پینشن کی رقم ان منڈیوں میں چلی گئی، اور افسوس کی بات یہ ہے کہ خود اسی مصنوعی ذہانت میں

چلی گئی جو انہیں ملازمتوں سے فارغ کرنے کا پیش خیمہ بن رہی ہے۔ یہ کوئی خرابی نہیں ہے، بلکہ اس نظام کا قدرتی اور منطقی نتیجہ ہے جس میں دولت صرف امیروں کے درمیان ہی گردش کرتی ہے، اور جس میں پیسہ صرف پیسے سے ہی کمایا اور بڑھایا جاتا ہے، نہ کہ محنت اور تجارت سے۔

اسلامی ممالک کے حکمرانوں نے امت کی دولت اسی منڈی میں جھونک دی ہے، جہاں انہوں نے امریکہ کو ٹریلینز ڈالر فراہم کرنے کا عہد کر رکھا ہے، جن میں سے بیشتر ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کے لیے ہیں۔ اسی طرح سعودی پبلک انویسٹمنٹ فنڈ (Public Investment Fund) نے انویڈیا، مائیکروسافٹ، میٹا اور ایپل جیسی کمپنیوں میں حصص خرید رکھے ہیں۔ یہ خیانت ہے اور اسلامی امت کے لیے ایک یقینی نقصان ہے، چاہے منڈیاں کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر لیں۔ کیونکہ جب مارکیٹ اوپر جاتی ہے تو امت کی دولت اس ریاست کے تسلط کو مضبوط کرتی ہے جو اسلام سے جنگ لڑ رہی ہے؛ اور جب مارکیٹ گرتی ہے تو امت اس نقصان کا بوجھ اٹھاتی ہے!

اسلام نے جوائنٹ اسٹاک کمپنیوں (joint-stock companies) کو حرام قرار دیا ہے، اور شیئرز اور بانڈز کی خرید و فروخت کو حرام کیا ہے جن کی قیمتیں سٹے بازی کی وجہ سے آزادانہ طور پر بدلتی رہتی ہیں۔ اسلام میں مال محض کاغذی نوٹ نہیں ہے، بلکہ وہ سونا اور چاندی ہے، جن کی اپنی ذاتی مالیت ہے اور انہیں چھاپا نہیں جا سکتا، یوں لوگوں کی قوتِ خرید ضائع نہیں ہوتی۔ اسی طرح اسلام کے احکام ملکیت اور محنت کی حفاظت کرتے ہیں، اور دولت کو چند ہاتھوں میں مرکوز ہونے سے روکتے ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿**مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ**﴾"جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو ان بستیوں والوں سے دلایا ہے، وہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور (ان کے) رشتہ داروں کا اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے، تاکہ یہ (مال) تمہارے مالداروں کے درمیان ہی نہ گردش کرتا رہے، اور جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ، اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔" [سورۃ الحشر: 7]

چودہ صدیاں پہلے اسلام نے دولت کو حقیقی محنت اور سچی تجارت سے جوڑا اور اسلامی امت کے وسائل کی بطور امانت حفاظت کی۔ جمعرات کا یہ زوال اس بات کی ایک اور یاد دہانی ہے کہ دنیا کو استحکام منڈیوں کو راضی کرنے سے نہیں ملے گا، بلکہ صرف نبوت کے نقشِ قدم پر دوسری خلافتِ راشدہ کے سایہ تلے اسلام کے احکام نافذ کرنے سے ہی حاصل ہوگا، جو ان شاء اللہ عنقریب قائم ہونے والی ہے۔

===

حزب التحریر / ولایہ ترکیہ کانفرنس: "معاشرہ اس ہاتھ کا منتظر ہے جو امداد کے لیے اس کی طرف بڑھے"

حزب التحریر / ولایہ ترکیہ نے ہفتے کے دن، 20 جمادی الأولی 1448ھ بمطابق 31/10/2026ء کو 'وان' (Van) شہر میں "معاشرہ اس ہاتھ کا منتظر ہے جو امداد کے لیے اس

کی طرف بڑھے" کے عنوان سے ایک کانفرنس کا انعقاد کیا۔ یہ کانفرنس حزب کی اس مہم کا حصہ تھی جو اس نے "سماجی زلزلے اور ملبے تلے دبا ہوا معاشرہ" کے عنوان سے شروع کی ہے۔

حمزہ قلیچ نے کانفرنس کی نظامت کے فرائض انجام دیے، جس میں وان شہر کے عوام نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور زبردست جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔ پروگرام کا آغاز سعید تینک کی آواز میں قرآن کریم کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔

پہلی تقریر وان میں 'تغییر جذری میڈیا ادارے کے نمائندے اوکان اوزتورکجی کی تھی، جنہوں نے افتتاحی خطاب کیا۔ انہوں نے معاشرتی تباہی کے مظاہر پر روشنی ڈالی اور اپنے پیش کردہ مسائل کی وضاحت کے لیے معاصر حالات سے مثالیں پیش کیں۔ ان کے خطاب کے بعد امام و خطیب عیسیٰ کسکین نے "اللہ کے احکام سے اعراض (پہلو تہی)" کے عنوان سے ایک لیکچر پیش کیا۔

اس کے بعد امام و خطیب عمر چیلیک نے "سماجی زلزلوں سے نجات کا راستہ اسلام اور اس کے احکام کو مضبوطی سے تھامنے میں ہے" کے عنوان سے خطاب کیا، جس میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ معاشرے کو درپیش بحرانوں کا واحد حل صرف اسلام ہی ہے۔

جہاں تک اختتامی خطاب کا تعلق ہے، تو وہ عبد اللہ امام اوغلو نے "معاشرتی زلزلے: ملبے تلے دبے معاشرے کی حقیقت اور اس کی نجات کا راستہ" کے عنوان سے پیش کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں ثقافتی، سماجی اور اقتصادی تبدیلیوں اور اضطرابات کے بنیادی اسباب کا احاطہ کیا، ساتھ ہی ان چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے حزب التحریر / ولایہ ترکیہ کی مہم کی طرف سے پیش کردہ بنیادی حل بھی بیان کیے۔ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ معاشرے پر مسلط کردہ مغربی ثقافت اور نظام معاشرے کی تباہی کے سب سے بڑے ذمہ دار عوامل ہیں، اور اس بات پر زور دیا کہ نجات کا واحد راستہ اسلام کو ایک مکمل نظامِ حیات کی حیثیت سے نافذ کرنے میں مضمر ہے۔

===

مدد! مدد! اے مسلمانو کی فوجو!

غزہ تمہیں پکار رہا ہے، تم کب لبیک کہو گے؟!

غزہ میں بارشیں زمین کا چہرہ دھونے کے لیے نہیں آتیں، بلکہ جنگ، محاصرے اور نقل مکانی سے نڈھال زندگی میں مصائب کا ایک نیا باب شامل کرنے آتی ہیں۔ بے گھر افراد کے کیمپ پانی اور کیچڑ کے جوہڑ بن چکے ہیں، اور دسیوں ہزار خیمے ڈوب گئے ہیں، جس کے نتیجے میں بچے بھیگے ہوئے بستروں کے نیچے کانپ رہے ہیں، مائیں اپنا بچا کچھا سامان بچانے کی کوشش کر رہی ہیں، اور باپ اپنے گھروں اور روزگار کے ذرائع کو کھو دینے کے بعد اپنی عارضی پناہ گاہوں کو ڈوبتا دیکھ کر بے بس نظر آتے ہیں۔ بمباری، محاصرے اور بارشوں کے درمیان، اہل غزہ اپنے آپ کو ایک ایسے پیچیدہ المیے کے سامنے پاتے ہیں جو انہیں زندگی کی بنیادی ترین ضرورتوں سے بھی محروم کر رہا ہے؛ نہ کوئی ایسی پناہ گاہ ہے جو انہیں سردی سے بچائے، نہ کوئی ایسا امن ہے جو ان کے خوف کو کم کرے، اور نہ ہی سانس لینے کا کوئی موقع میسر ہے۔

اس تلخ حقیقت کے پیش نظر حزب التحریر کے مرکزی میڈیا آفس نے ایک پریس ریلیز میں کہا: امت کی افواج سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ اہل غزہ کی نصرت کے لیے فوراً اور بلاتاخیر حرکت میں آئیں، کیونکہ وہ جس درد اور المیے سے گزر رہے ہیں، وہ یہودی وجود کی وجہ سے ہے جس نے ان کے لیے نہ رہنے کو گھر چھوڑا، نہ پناہ دینے والی زمین، اور نہ ہی تن ڈھانپنے یا پیٹ بھرنے کو

لقمہ۔ اور اس غاصب وجود، اس کی جارحیت اور جرائم سے انہیں چھٹکارا دلانے کا اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے کہ افواج ان کی نصرت اور ان کو اور پوری سرزمینِ مبارک (فلسطین) کو آزاد کرانے کے لیے پیش قدمی کریں۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:**«مَنْ خَذَلَ مُسْلِماً فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ، وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ، خَذَلَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ، وَمَا مِنِ امْرِئٍ يَنْصُرُ مُسْلِماً فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ، وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ، إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ»**"جو شخص کسی ایسے مقام پر کسی مسلمان کو بے یار و مددگار چھوڑ دے جہاں اس کی حرمت پامال کی جا رہی ہو اور اس کی آبرو پر حملہ ہو رہا ہو، تو اللہ اسے ایسے مقام پر بے یار و مددگار چھوڑ دیتا ہے جہاں وہ اس کی مدد چاہتا ہو؛ اور جو شخص کسی ایسے مقام پر کسی مسلمان کی مدد کرتا ہے جہاں اس کی آبرو پر حملہ ہو رہا ہو اور اس کی حرمت پامال کی جا رہی ہو، تو اللہ ایسے مقام پر اس کی مدد کرتا ہے جہاں وہ اللہ کی مدد چاہتا ہو۔"

===

﴿فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُواْ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ﴾

"پس جو تم پر زیادتی کرے، تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے تم پر کی ہے" [سورۃ البقرۃ: 194]

پیر کے دن، 29 جمادی الأولی 1448ھ بمطابق 09/11/2026ء کو پورٹ سوڈان شہر کی بڑی مارکیٹ میں واقع الحرمین ہوٹل کا صحن سیاسی خطاب سننے والوں سے کھچا کھچ بھر گیا، جو حزب التحریر / ولایہ سوڈان نے "پس جو تم پر زیادتی کرے، تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے تم پر کی ہے" کے عنوان سے منعقد کیا تھا۔

اس موقع پر حزب التحریر کے رکن استاذ یعقوب ابراہیم نے خطاب کیا، جس میں انہوں نے سوڈان پر ایتھوپیا کی جانب سے ہونے والے حملوں کا مسئلہ اٹھایا۔ انہوں نے ان حملوں کے حجم کو واضح کیا اور یہ بتایا کہ ان کا مقابلہ کرنے کے لیے افواج کو روانہ کرنے کا کیا اقدام کیا جانا چاہیے، بالکل ویسے ہی جیسے رسول اللہ ﷺ نے اپنی قیادت میں لشکر روانہ کر کے بنو قینقاع کے یہودیوں اور دیگر کو جلاوطن کر دیا تھا اور تمام متجاوزین کو ان کی حد میں رکھ دیا تھا۔

پھر استاذ یعقوب نے ان تجاوزات پر سوڈانی حکومت کے کمزور ردعمل کی شدید مذمت کی اور واضح کیا کہ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل (UN Security Council) اور افریقی کونسل (African Union Council) سے رجوع کرنا شرعاً حرام ہے اور ان اداروں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ادارے کافر مستعمر (colonialist) کے مفادات کی حفاظت کے لیے ہیں، نہ کہ مظالم کا مداوا کرنے کے لیے۔

اختتام پر استاذ یعقوب نے مرد و خواتین پر مشتمل تمام حاضرین سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے دین کی تمکین کے لیے کام کریں، یعنی نبوت کے نقشِ قدم پر دوسری خلافتِ راشدہ کے قیام کی جدوجہد کر کے، جو مسلمانوں پر ظلم و تجاوز کرنے والے ہر شخص سے بدلہ (قصاص) لے گی۔

===

اے پاکستان کی افواج! امریکہ کے چنگل سے امت کو بچانے کی سب سے بڑی ذمہ داری تمہاری ہے

اے پاکستان کے مسلمانو: امریکہ کے گٹھ جوڑ کے اس جال کو مسترد کر دو، جو دنیا میں تکلیف اور آخرت میں عذاب لاتا ہے، اور ان تمام معاہدوں کو رد کر دو جو اس کے ایجنٹوں نے اس کے ساتھ کیے ہیں۔ اور جان لو کہ شرعی حکم نے ان کافروں سے اتحاد قائم کرنا حرام قرار دیا ہے جو مسلمانوں سے جنگ کرتے ہیں یا ان سے جنگ کرنے والوں کی مدد کرتے ہیں، جیسا کہ امریکہ کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿**إِنَّمَا يَنْهَاكُمْ اللَّهُ عَنْ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَى إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُوْلَئِكَ هُمْ الظَّالِمُونَ**﴾"اللہ تمہیں صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے معاملے میں جنگ کی، تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں ایک دوسرے کی مدد کی، اور جو ان سے دوستی کرے گا وہی ظالم ہیں۔" [سورة الممتحنة: 9]

اور اسلامی ممالک کے درمیان معاہدوں کو مسترد کرو اور اس کے بجائے انہیں ایک واحد اسلامی ریاست میں متحد کرنے کا مطالبہ کرو۔ اسلامی ممالک میں قائم ریاستوں کے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ خلافت کے سایہ تلے ان کو متحد کرنا فرض ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:**«وَإِنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ فَتَكْثُرُ»** "اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، بلکہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے"صحابہ نے عرض کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: **«فُوا بِبَيْعَةِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ»** "ایک کے بعد دوسرے (پہلے) خلیفہ کی بیعت کو پورا کرو۔"(رواہ مسلم)

امام نوویؒ نے صحیح مسلم کی اپنی شرح میں فرمایا: (اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک خلیفہ کے بعد دوسرے خلیفہ کی بیعت کی جائے تو پہلے کی بیعت صحیح ہوتی ہے جس کا پورا کرنا واجب ہے، اور دوسرے کی بیعت باطل ہوتی ہے جس کا پورا کرنا حرام ہے اور اس کے لیے بیعت کا طلب کرنا بھی حرام ہے، خواہ انہوں نے پہلے کے عقد سے علم رکھتے ہوئے دوسرے کا عقد کیا ہو یا نہ رکھتے ہوں، اور خواہ وہ دونوں دو شہروں میں ہوں یا ایک ہی شہر میں...)۔

اے پاکستان کی فوج: اسلامی ممالک میں امریکی استعمار دوسری جنگِ عظیم کے بعد سے اب تک اپنی کمزور ترین حالت میں ہے۔ وہ اپنے ایجنٹوں اور پیروکاروں کے ساتھ اپنے معاہدوں کے جال، اور ان کے باہمی معاہدوں پر انحصار کرتا ہے۔ اگرچہ تمام مسلم افواج ان دہائیوں کے دوران امریکی استعمار کو ختم کرنے میں ناکامی کی ذمہ دار ہیں، لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے دی گئی زبردست طاقت کی وجہ سے تم سب سے زیادہ ذمہ دار ہو۔ تمام اسلامی ممالک کو خلافت کے سایہ تلے متحد کرنے کے فطری عمل کو شروع کرنے کے لیے صرف ایک طاقتور مسلم ملک کی ضرورت ہے، اور وہ پاکستان کیوں نہیں ہو سکتا؟! لہٰذا غداروں کا تختہ الٹ دو، امریکہ کے ساتھ تمام معاہدوں کو پاش پاش کر دو، اور نبوت کے نقشِ قدم پر خلافتِ راشدہ قائم کرنے کے لیے حزب التحریر کو نصرۃ (عسکری مدد) فراہم کرو۔

===

افغانستان اور پاکستان میں صاحبِ اقتدار اور بااثر مخلصین کے نام

G20 کے حالیہ اجلاس میں، امریکی وزیرِ خارجہ روبیو (Rubio) نے دعویٰ کیا کہ امریکہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحدی اور سیاسی تنازعات میں ثالثی کے لیے تیار ہے۔

اس کے ردِ عمل میں حزب التحریر / ولایہ افغانستان کے میڈیا آفس نے ایک پریس ریلیز میں اس بات کی تاکید کی کہ یہ بیانات امریکہ کے سیاسی فریب کی ایک اور مثال اور سفارت کاری اور ثالثی کے نقاب میں اپنے استعماری اہداف کو چھپانے کی کوشش کے سوا کچھ نہیں ہیں۔ یہ بیانات امریکہ کے دوہرے معیار کی عکاسی کرتے ہیں؛ وہ ایک طرف پاکستان کے ساتھ قریبی فوجی اور سیکیورٹی تعلقات برقرار رکھتا ہے اور افغانستان پر سیاسی اور سیکیورٹی دباؤ ڈالنے میں کردار ادا کرتا ہے، اور دوسری طرف خود کو ثالث کے روپ میں پیش کرتا ہے، جبکہ اصل میں وہ اپنے نفوذ کو مضبوط بنانے اور اپنے مفادات کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔

ہم نے بارہا اس بات کی تاکید کی ہے کہ پاکستان کی طرف سے افغانستان کے خلاف اپنائی جانے والی دباؤ، دھمکی اور سرحد پار بمباری کی پالیسی خالصتاً ایک امریکی منصوبہ ہے، جسے پاکستان کی فوج اور اس کے غدار حکمران واشنگٹن کی طرف سے نافذ کر رہے ہیں۔

اور بیانیے میں افغانستان اور پاکستان میں صاحبِ اقتدار اور بااثر مخلصین کے نام ایک پیغام بھیجا گیا: ان دونوں مسلم ممالک کے درمیان تصادم مسلمانوں کی طاقت اور صلاحیتوں کو کمزور کرنے اور غیر ملکی قوتوں کی مزید مداخلت کا راستہ ہموار کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں کرے گا۔ لہٰذا شریعت کے احکام اور درست سیاسی بصیرت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ اس تباہ کن فتنے کا خاتمہ کریں، اور قومی و وطنی مفادات پر مبنی پالیسیوں کو ترک کر کے اپنے حقیقی اسلامی پیغام کی طرف متوجہ ہوں؛ یعنی دوسری خلافتِ راشدہ کا قیام، اسلامی امت کے اتحاد کا حصول، اور دنیا بھر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کی تمکین اور اسے غالب کرنا۔

===

مراکش کا خیانت و ایجنٹی کی دلدل میں غرق ہونا

یہودی وجود کی وزارتِ جنگ کے ڈائریکٹر جنرل، میجر جنرل (ریٹائرڈ) امیر برعام نے روانہ 9 نومبر کو مراکش کے دارالحکومت رباط کا سرکاری دورہ کیا اور مراکشی حکام سے بات چیت کی جس میں ملٹری صلاحیتوں کو بڑھانے، دفاعی سامان اور ٹیکنالوجی کے حصول، اور دفاعی صنعت، سائبر سیکیورٹی اور تربیت کے شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ دونوں فریقوں کے درمیان ملٹری شراکت داری کو وسعت دینے کے طریقوں پر غور کیا گیا۔ مراکشی وزیر عبد اللطیف لودی نے یہودی وفد کا استقبال کیا اور دونوں عہدیداروں نے ملٹری سامان و ٹیکنالوجی اور دفاعی صنعت کے حصول کے شعبے میں دونوں ریاستوں کے درمیان دوطرفہ شراکت داری میں ہونے والی پیش رفت کو سراہا۔

الرایۃ: برعام نے کہا کہ یہودی وجود کی حکومت، وفد کے اس دورے کے دوران رباط میں (اسرائیلی دفاعی اتاشی) کے مستقل ہیڈکوارٹر کا افتتاح کرے گی، جس کی سربراہی کرنل شارون ایتاچ کریں گے جو مراکش میں یہودی وجود کے پہلے مستقل دفاعی اتاشی ہوں گے۔ انہوں نے

"دونوں ریاستوں کے درمیان تعلقات کی مضبوطی، باہمی اعتماد و احترام، اور دونوں قوموں کے درمیان یہودی ورثے اور تاریخی روابط" پر زور دیا۔

مراکش کو یہودی وجود کے ساتھ اپنے مشکوک تعلقات میں، دن دہاڑے اور علانیہ اپنی خیانت کا اظہار کرتے ہوئے اب کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی۔ جبکہ فرض یہ تھا کہ اس کا بادشاہ کمیٹی برائے القدس کا سربراہ ہونے کے ناتے القدس کو تسلیم کرنے کے بجائے اس کی آزادی کے لیے کام کرتا، نیز مراکشی میڈیا میں اسے امیر المؤمنین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے! تو اسے اس عظیم لقب سے کیسے پکارا جا سکتا ہے جب کہ وہ فوجی اور سیکیورٹی کی سطح پر یہودی وجود کے ساتھ تعاون کر رہا ہے، جو فلسطین، لبنان اور شام میں مومنین کی نسل کشی میں مصروف ہے، جبکہ وہ دعویٰ کے مطابق ان کا امیر ہے؟!

اور مراکش کے یہودی وجود کے ساتھ ایک شرمناک ملٹری معاہدے میں داخل ہونے کی کیا توجیہ پیش کی جا سکتی ہے، جو تمام اسلامی ممالک بشمول مراکش سے کھلم کھلا دشمنی کا اظہار کرتا ہے؟ اور وہ بھی خاص اس وقت؟!

جہاں دنیا کے بیشتر حصوں میں عوام مسلمان ممالک میں مجرم وجود کے ڈھائے جانے والے مظالم کی مذمت کر رہے ہیں، وہاں ہم مراکش کے غدار اور ایجنٹ حکمرانوں کو اس کے ساتھ اعلیٰ ترین سطح پر فوجی اور سیکیورٹی تعاون کرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ تو یہ بادشاہ اور اس کے حواری اپنے لیے اس گھناؤنے رویے کو کیسے جائز قرار دے سکتے ہیں جو شرعی احکام کی مخالفت کے علاوہ تمام انسانی اصولوں کے بھی خلاف ہے؟!

حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اس عجیب و غریب اور شرمناک رویے کی اس کے سوا کوئی اور تشریح نہیں ملتی کہ یہ خیانت اور ایجنٹی کی دلدل میں مزید غرق ہونا ہے۔

===